رسالہ نمبر: 109

غفلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غفلت

غفلت اُڑاکر یہ رسالہ (25صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں ھلچل محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فِردَوسُ الْاَخبار ج۵ ص۳۷۵ حدیث۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کی اینٹ

منقول ہے: ایک نیک شخص کو کہیں سے **سونے کی اینٹ** ہاتھ لگ گئی۔ وہ دولت کی مَحَبَّت میں مَسْت ہو کر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو

مدینہ

ل یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے احمد آباد (الھند) میں ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۳۰ رجب ۱۴۱۸ھ/30-12-1997) فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

میں بہُت اچّھے اچّھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سِلواؤں گا اور بہُت سارے خُدّام اپناؤں گا۔ **اَلْغَرَض** مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصوُّرات میں گم ہوکر اُس رات ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ سے یکسر **غافِل** ہوگیا۔ صُبح اِسی دَھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا، اِتِّفاقاً قبرِستان کے قریب سے اُس کا گزر ہوا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اِینٹیں بنانے کے لیے ایک **قَبْر** پر مِٹّی گوندھ رہا ہے، یہ منظر دیکھ کر یک دم اُس کی آنکھوں سے **غفلت** کا پردہ ہٹ گیا اور اِس تصوُّر سے اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹّی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے، آہ! میرے عالیشان مکانات اور عُمدہ مَلبوسات وغیرہ دھرے کے دھرے رَہ جائیں گے لٰہذا **سونے کی اینٹ** سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر **غفلت** میں گنوانا ہے، ہاں اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے لگانا چاہئے۔ چُنانچِہ اُس نے **سونے کی اینٹ** ترک کی اور زُہدوقَناعت اختیار کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غفلت کے اَسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی دُنیا کی کثرت کی صُورت میں ملنے والی نعمت میں سراسر **غفلت** کا اندیشہ ہے، جو دُنیوی نعمت سے دل لگاتا ہے وہ **غفلت** کا شِکار ہوکر رہ جاتا ہے، **غفلت** پھر **غفلت** ہے، غفلت بندے کو ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ سے دُور کردیتی ہے۔

اچّھی تجارت بھی نعمت ہے، دولت بھی نعمت ہے، عالیشان مکان بھی نعمت ہے، عُمدہ سُواری بھی نعمت ہے، ماں باپ کے لیے اولاد بھی نعمت ہے کسی بھی دُنیوی نعمت میں ضَرورت سے زِیادہ مشغولیّت باعِثِ **غفلت** ہے۔ چُنانچِہ پارہ 28 سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اِس آیتِ مُقدَّسہ سے ان لوگوں کو درسِ عبرت حاصِل کرنا چاہئے کہ جن کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے اور نَماز کے لیے بُلایا جاتا ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں: ''جناب! ہم تو اپنے رِزْق کی فِکر میں لگے رہتے ہیں، روزی کمانا اور بال بچّوں کی خدمت کرنا بھی تو عبادت ہے ہمیں جب اِس سے فُرصت ملے گی تو آپ کے ساتھ مسجِد میں بھی چلیں گے۔'' یقیناً ایسی باتیں **غفلت** ہی کرواتی ہے۔

مُردے کی چیخ وپکار بے کار ھے

صِرْف اور صِرْف دنیا کے دَھن کی فِراوانی کی دُھن میں مگن رہنے والوں، حُصولِ مال کی خاطِر دنیا کے مختلِف مَمالِک میں بھٹکتے پھرنے والوں مگر مسجِد کی حاضِری سے

کترانے والوں، اپنے مکانات کے ڈیکوریشن پر پانی کی طرح پیسہ بہانے والوں مگر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرچ کرنے سے جی چُرانے والوں، دولت میں اِضافے کے لیے مختلف گُر اپنانے والوں مگر نیکیوں میں بَرَکت کے مُعامَلے میں بے نیاز رہنے والوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر جھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک آ کر روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں فوم کے آرام دِہ گدّے سے مُزَیَّن خوبصورت پلنگ سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی خوفناک اندھیری قبر میں سُلا دے اور وہ چِلّاتے رَہ جائیں کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ وہاں جا کر میں تیری عبادت کروں۔مولیٰ (عَزَّوَجَلَّ)! دوبارہ دنیا میں پہنچا دے میں وعدہ کرتا ہوں اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹا دوں گا....... پانچوں نَمازیں مسجِد کے اندر پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا، تہجُّد بھی کبھی نہیں چھوڑوں گا بلکہ مسجِد ہی میں پڑا رہوں گا....... داڑھی تو داڑھی زُلفیں بھی بڑھا لوں گا..... سر پر ہر وقت عِمامہ شریف کا تاج سجائے رہوں گا....... یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے واپَس بھیج دے....... ایک بار پھر مُہْلَت دے دے دنیا سے فیشن کا خاتِمہ کر کے ہر طرف سنّتوں کا پرچم لہرا دوں گا....... پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ ! صِرْف اور صِرْف ایک بار مُہْلَت عطا فرما دے تاکہ میں خوب نیکیاں کر لوں .... رات دن گناہوں میں مشغول رہنے والے غفلت شِعاروں کی موت کے بعد چیخ وپکار یقیناً لاحاصِل رہے گی۔قراٰنِ پاک پہلے ہی سے مُتَنَبِّہ (مُ۔تَ۔نَبْ۔بِہ یعنی خبردار) کر چکا ہے چُنانچہ

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت 10 اور 11 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ (۱۰) وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ (۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کروقبل اس کے کہ تم میں کسی کوموت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رب! تُو نے مجھے تھوڑی مدّت تک کیوں مُہلَت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا، اور ہرگز اللّٰہ(عَزَّوَجَلَّ) کسی جان کو مُہلَت نہ دے گا جب اُسکا وعدہ آجائے اور اللّٰہ(عَزَّوَجَلَّ) کوتمہارے کاموں کی خبر ہے۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے — بَغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر — یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کِرموں[1] نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا — زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا[2] ہے
نہ بَیلی[3] ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی[4] — تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی[5] عمل نے کام آنا ہے
کہاں ہے زورِ نَمرودی! کہاں ہے تختِ فِرعونی! — گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزا! یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آویں گے — نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے
جہاں کے شُغل[6] میں شاغِل[7] خدا کے ذِکر سے غافل — کرے دعوٰی کہ یہ دنیا مِرا دائم[8] ٹھکانہ
غُلام اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی[9] پر نہ ہو غَرّہ[10]
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

۱ کیڑوں ۲ تکیہ ۳ مددگار ۴ ماں ۵ پاگل ۶ کام ۷ مشغول ۸ ہمیشہ ۹ زندگی ۱۰ مغرور

انوکھی ندامت

''مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعلی دَقّاق علیہِ رَحمۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: ایک بَہُت بڑے ولیُّ اللّٰہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سخت بیمار تھے، میں عِیادت کے لیے حاضِر ہوا، اِردگرد مُعتَقِدین کا ہُجُوم تھا، وہ بُزُرگ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اے شیخ! کیا دنیا چُھوٹنے پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ نَمازیں قضا ہونے پر رَو رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: حُضُور! آپ کی نمازیں کیونکر قضا ہوگئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سَجدہ کیا تو **غفلت** کے ساتھ اور جب سَجدہ سے سر اٹھایا تو **غفلت** کے ساتھ اور اب **غفلت** ہی میں موت سے ہم آغوش ہو رہا ہوں، پھر ایک آہِ سَرد دلِ پُر درد سے کھینچ کر چار عَرَبی اَشعار پڑھے جن کا ترجَمہ یہ ہے: {1} میں نے اپنے حَشر، قِیامت کے دن اور قبر میں اپنے رُخسار کے پڑا ہونے کے بارے میں غور کیا {2} اِتنی عزّت و رِفعت کے بعد میں اکیلا پڑا ہوں گا اور اپنے جُرم کی بِناء پر رَہن (یعنی گِروی) ہوں گا اور خاک ہی میرا تکیہ ہوگی {3} میں نے اپنے حساب کی طَوالت اور نامۂ اعمال دیئے جانے کے وَقْت کی رُسوائی کے بارے میں بھی سوچا {4} مگر اے مجھے پیدا کرنے والے اور مجھے پالنے والے! مجھے تجھ سے رَحمت کی اُمّید ہے، تُو ہی میری خطاؤں کو بخشنے والا ہے۔ **(مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۲۲)**

روتا ہوا داخِلِ جہنَّم ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں کس قَدَر عبرت ہے۔ ذرا ان **اللہ** والوں

کو دیکھئے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بسر ہوتا ہے مگر پھر بھی انکِساری کا عالَم یہ ہے کہ اپنی عبادات و رِیاضات کو کسی خاطِر میں نہیں لاتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خفیہ تدبیر** سے ڈرتے ہوئے گِریہ وزاری کرتے ہیں۔اُن غفلت کے ماروں پر صَد کروڑ افسوس کہ نیکی کے نُون کا نُکتہ تک جن کے پلّے نہیں، اِخلاص کا دُور دُور تک نام ونشان نہیں مگر حال یہ ہے کہ اپنی عبادَتوں کے بُلند بانگ دعوے کرتے نہیں تھکتے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے گناہوں سے **محفوظ** ہونے کے باوُجُود خوفِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے **تھرتھراتے** کپکپاتے اور ٹَپ ٹَپ آنسو گراتے ہیں، مگر غفلت شِعار بندوں کا حال یہ ہے کہ بے دھڑک **معصیَت** کا سلسلہ چلاتے، اپنے گناہوں کا عام اعلان سُناتے اور پھر اس پر زور زور سے قہقہے لگاتے ذرا نہیں لجاتے، کان کھول کر سنئے! حضرتِ سیِّدُنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **فرماتے ہیں:** ''جو ہنس ہنس کر گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنّم میں داخِل ہوگا۔'' **(مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۲۷۵)**

اگر ایمان برباد ہو گیا تو..........

ہنس ہنس کر جھوٹ بولنے والوں، ہنس ہنس کر وعدہ خِلافی کرنے والوں، ہنس ہنس کر ملاوٹ والا مال بیچنے والوں، ہنس ہنس کر فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں اور گانے باجے سننے والوں، ہنس ہنس کر مسلمانوں کو ستانے اور بلا اِجازتِ شَرعی اُن کی دل آزاریاں کرنے والوں کیلئے **لمحۂ فکریہ** ہے، اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا اور اُس کے پیارے **مَحبوب** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے اور **غفلت** کے سبب دِیدہ دِلیری کے ساتھ ہنس ہنس کر

گناہوں کا اِرتِکاب کرنے کے باعث ایمان برباد ہوگیا اور جہنَّم مقدَّر بن گیا تو کیا بنے گا! ذرا دل کے کانوں سے خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان سنئے! چُنانچِہ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت 82 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہُت روئیں۔

موت کے تین قاصد

مَنقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِسْتِفسار فرمایا کہ آپ ملاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قبض کرنے کے لیے؟ کہا: ملاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصد بھیج دینا۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: میں آپ کی طرف دو یا تین قاصد بھیج دوں گا۔ چُنانچِہ جب رُوح قَبض کرنے کے لیے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات سے قبل قاصِد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جِسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر

کا جُھکاؤ، اے **یعقوب** (عَلَیْہِ السَّلَام) **!موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصد ہی تو ہیں۔** (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۲۱)

ایک عَرَبی شاعر کے ان دو اشعار میں کس قَدَر عبرت ہے: ؎

مَضَی الدَّھْرُ وَالْاَیَّامُ وَالذَّنْبُ حَاصِلٌ وَجَاءَ رَسُوْلُ الْمَوْتِ وَالْقَلْبُ غَافِلٌ

نَعِیْمُکَ فِی الدُّنْیَا غُرُوْرٌ وَّحَسْرَۃٌ وَعَیْشُکَ فِی الدُّنْیَا مُحَالٌ وَّبَاطِلٌ

ترجَمۂ اَشعار : {۱} وقت اور دن گزر گئے مگر گناہ باقی ہیں، موت کا فِرِشتہ آ پہنچا اور دل غافِل ہیں {۲} تجھے دنیا میں ملنے والی نعمتیں دھوکا اور تیرے لیے باعثِ حسرت ہیں، اور دنیا میں دائمی یعنی ہمیشہ باقی رہنے والی راحتیں پانے کا تصوُّر تیری خام خیالی (یعنی غلط فہمی) ہے۔ (ایضاً ص۲۲)

بیماری بھی موت کا قاصِد ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ موت کے آنے سے پہلے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے **قاصد** بھیجتے ہیں۔ بیان کردہ تین قاصِدین کے علاوہ بھی احادیثِ مبارکہ میں مزید قاصدین کا تذکِرہ ملتا ہے۔ چُنانچہ **مَرَض، کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر** (یعنی پہلے نظر اچّھی ہونا پھر کمزور پڑ جانا اور سننے کی طاقت کی دُرُستی کے بعد بہرا پن کی آمد) **بھی موت کے قاصد ہیں۔** ہم میں سے بَہُت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے **قاصِد** تشریف لا چکے ہوں گے مگر کیا کہیے اِس **غفلت** کا! اگر سیاہ بالوں کے بعد سفید بال ہونے لگتے ہیں حالانکہ یہ **موت کا قاصد** ہے مگر بندہ اپنے دل کو

ڈھارس دینے کے لیے کہتا ہے کہ یہ تو نزلے سے بال سفید ہو گئے ہیں! اِسی طرح بیماری جو کہ موت کا نُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر **غفلت** برتی جاتی ہے حالانکہ ''بیماری'' ہی کے سبب روزانہ بے شمار افراد موت کا شکار ہوتے ہیں! مریض کو تو بَہُت زیادہ موت یاد آنی چاہئے کہ کیا معلوم جو **بیماری** معمولی لگ رہی ہے وُہی مُہلِک صورت اختیار کر کے آن کی آن میں فنا کے گھاٹ اُتار دے پھر اپنے روئیں دھوئیں، دشمن خوشیاں منائیں اور مرنے والا موت سے **غافِل مریض** مَنوں مٹّی تلے اندھیری قبر میں جا پڑے! آہ! اب مرنے والا ہوگا اور اُس کے اچھے بُرے اعمال۔

جہنّم کے دروازے پر نام

اے آج کے جنابو اور کل کے مرحومو! یاد رکھئے! جو گناہوں پر اَڑا رہا وہ راستہ بھول گیا، غفلتوں اور بے عملیوں کی تاریکیوں میں بھٹک گیا اور خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضیوں کی صورت میں قبر و آخرت کے عذابوں میں پھنس کر رہ گیا، اب پچھتانے اور سر پچھاڑنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، اب بھی موقع ہے جلد تر اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کر کے نَمازوں، رَمضانُ المبارَک کے روزوں اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کا عہد کر لیجئے۔ **سنئے!** سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو کوئی ایک نَماز بھی قَصداً ترک کر دے گا، اُس کا نام جہنَّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنَّم میں داخِل ہوگا۔(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۷ ص ۲۹۹)

حدیث۱۰۵۹۰) اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ارشادِ عبرت بنیاد ہے: جو ماہ رَمَضان کا ایک روزہ بھی بلاعُذْرِ شَرْعی ومَرَض قضا کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے روزے اُسکی قضا نہیں ہو سکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳)

آنکھوں میں آگ

عورتوں کو تاڑنے والوں، اَمردوں کے ساتھ بدنِگاہی کرنے والوں، **فلمیں** ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے اور غیبتیں سننے والوں کو چاہیئے کہ جھٹ توبہ کریں ورنہ یقیناً عذاب سہا نہ جائیگا، منقول ہے: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظَرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۱۰)

آگ کی سلائی

حضرتِ علّامہ اَبُو الْفَرَج عبدُ الرّحمٰن بن جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت **آگ کی سَلائی** پھیری جائیگی۔ (بَحرُ الدُّمُوع ص ۱۷۱)

آنکھوں اور کانوں میں کیل

حضرتِ سیِّدُنا امام حافِظ ابوالقاسِم سُلَیمان **طَبَرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے **ایک** منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگوں

کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹُھکے ہوئے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی گئی: یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے اور وہ سنتے ہیں جو انہیں نہیں سننا چاہیے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطَّبَرانی ج۸ ص۱۵۶ حدیث۷۶۶۶) یعنی حرام دیکھنے اور سننے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹُھکے ہوئے ہیں۔ خبردار! شیطان کے دھوکے میں آکر ٹی وی پر خبریں بھی نہ دیکھا کریں کہ خبروں کا بے پردہ عورتوں سے پاک ہونا دشوار ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مرد عورت کو دیکھے یا عورت مرد کو بشہوت دیکھے یہ دونوں کام حرام ہیں اور ہر فعلِ حرام جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔(وَالْعِیاذُ بِاللہِ تعالٰی)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

منقول ہے: "**جو شخص شہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اُسکی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔**" (ھِدایہ ج۲ ص۳۶۸) یقیناً **بھابھی** بھی اَجنَبِیّہ ہی ہے۔ جو **دَیْوَر و جیٹھ** اپنی **بھابھی** کو قَصداً دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً اس سے پیشتر **سچّی توبہ** کرلیں۔ **بھابھی** اگر **دَیْوَر** کو چھوٹا بھائی اور **جیٹھ** کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہو جاتی اور **دَیْوَر** و بھابھی بد نِگاہی، آپَسی بے تکلُّفی و ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کی دَلدَل میں مزید دھنستے چلے

جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جَیٹھ اور دَیوَر و بھابھی کا آپَس میں بِلاضَرورت و بے تکلُّفی سے گفتگو کرنا بھی مُسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے! بھلائی اِسی میں ہے کہ نہ ایک دوسرے کو دیکھیں اور نہ ہی آپَس میں بِلاضَرورت اور بے تکلُّفی سے بات چیت کریں۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَیوَر وجَیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ''اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَان'' یعنی آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔ (مُسنَد اِمام احمد ج۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) بَہَر حال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اعضا جسم کی ھَیْئَت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

آتش پرستوں جیسی صورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹّھی سے گھٹانا دونوں کام حرام ہیں۔ سیِّدُنا امام مسلِم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نَقْل کرتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**مونچھیں خوب پست کرو**

اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور مَجُوسیوں (یعنی آتَش پرستوں) جیسی صورت مت بناؤ۔" (مُسلِم ص ۱۵۴ حدیث ۲۶۰) اِس فرمانِ والاشان میں مسلمان کی غیرت کو للکار ہے، کیسی عجیب وغریب بات ہے کہ دعویٰ مَحبَّتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا کرے اور شکل وصورت دشمنانِ مصطَفٰے جیسی بنائے۔ ؎

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟
کیوں عِشق کا چِہرے سے اظہار نہیں ہوتا؟

کون کس سے پردہ کرے؟

پردے میں رَہ کر مجھے سننے والی اسلامی بہنو! تم بھی سنو! بے پردَگی حرام ہے، غَیر مردوں کو بشَہوت دیکھنا حرام ہے اور فِعلِ حرام جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چچا زاد، تایازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچی، تائی، مُمانی ان سب کا پردہ ہے، بھابھی اور دیور وجیٹھ کا پردہ ہے، سالی اور بہنوئی کا پردہ ہے حتّٰی کہ نامحرم پیر اور مُریدنی کا بھی پردہ ہے، مُریدَنی اپنے پِیر صاحِب کا ہاتھ نہیں چوم سکتی، سر کے بالوں پر مرشِد سے ہاتھ نہیں پِھرواسکتی، لڑکی جب نو برس کی ہو اُس کو پردہ شروع کروایئے اور لڑکا جب بارہ برس کا ہوجائے اُسے عورَتوں سے بچایئے۔

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ، راحَتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

(معراج کی رات) میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کی کھالیں **آگ کی قینچیوں** سے کاٹی جارہی تھی ، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شوروغوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔ (تاریخِ بغداد ج ١ ص ٤١٥) یاد رکھئے! نَیل پالش کی تہ ناخُنوں پر جَم جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت میں وضو کرنے سے نہ وُضو ہوتا ہے نہ ہی نہانے سے غسل اُترتا ہے، جب وُضو و غسل نہ ہو تو نَماز بھی نہیں ہوتی، اسلامی بہنوں کی خدمت میں میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ **مَدَنی بُرقع** اَوڑھا کریں، نیز ایسے دستانوں اور جُرابوں کا اِہتِمام فرمائیں جن میں سے ہاتھ پاؤں کی رنگت نہ جَھلکتی ہو، غیر مَردوں کے آگے اپنی ہتھیلیاں اور پاؤں کے پنجے بھی ہرگز ظاہر نہ کیا کریں۔

قضا عُمری کرلیجئے

اگر خدانخواستہ نَماز روزے رَہ گئے ہیں تو اُن کا حِساب لگا کر **قضاعُمری** فرمالیجئے، اور تاخیر کی توبہ بھی کرلیجئے، نَماز کی قضاعُمری کا آسان طریقہ معلوم کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''نماز کے احکام'' ہَدِیَّۃً حاصل کرلیجئے۔ اس میں وُضو، غسل، نَماز اور قضا عُمری وغیرہ کے وہ اَہم ترین اَحکام بیان کیے گئے ہیں کہ پڑھ کر شاید آپ بول اُٹھیں، افسوس! اب تک وُضو و غسل اور نَماز کی دُرُست ادائیگی سے محرومی ہی رہی ہے!

فرمانِ مُصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اب تمام اسلامی بھائی دل کے پکّے عزم کے ساتھ ہاتھ لہرا لہرا کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فلک شگاف نعروں کے ذَرِیعے اپنے مَدَنی جذبات کا اظہار کیجئے۔ نیّت کیجئے، اب میری کوئی نَماز قضا نہیں ہوگی۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) رَمضانُ المبارَک کا کوئی روزہ قضا نہیں ہو گا۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) فلمیں ڈِرامے نہیں دیکھوں گا۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) گانے باجے نہیں سنوں گا۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) داڑھی نہیں مُنڈواؤں گا۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) ایک مُٹّھی سے نہیں گھٹاؤں گا۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہار

آپ سب **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل بھی جذباتِ تَـأَثُّـر سے سینے کے اندر جھوم اُٹھے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سینہ باغِ مدینہ بن جائے گا۔

محمد احسان عطاری کا لاشہ

بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے **گُلبہار** کے ایک ماڈَرن نوجوان بنام محمد اِحسان

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے اورسگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے ذَرِیعے سرکارِ بغداد حُضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُرید بن گئے۔ سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا۔ ان کا رُخ **ایک مُٹّھی داڑھی** کے ذَرِیعے مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر مستقِل طور پر سبز سبز عمامہ کے تاج سے سرسبز وشاداب ہوگیا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مَدرَسَةُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ پاک ناظِرہ خَتم کرلیا اور لوگوں کے پاس خود جا جا کر **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے اور **اِنفرادی کوشِش** فرمانے لگے۔ ایک دن اچانک انہیں گلے میں درد محسوس ہوا، علاج بھی کروایا مگر ''درد بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' کے مِصداق گلے کے مَرَض نے بَہُت زِیادہ شدّت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ الموت ہوگئے، اِسی حالت میں انہوں نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کا **مَدَنی وصیّت نامہ** جو کہ مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیَّۃً ملتا ہے اُسے سامنے رکھ کر اپنا ''وصیّت نامہ'' تیار کروا کر دعوتِ اسلامی کے علاقائی ذمّے دار کے حوالے کردیا اور پھر سدا کے لیے آنکھیں مُوندلیں۔ بوقتِ وفات ان کی عمر تقریباً 35 سال ہوگی، انہیں ''گُلبہار'' کے قبرِستان میں سپُردِ خاک کردیا گیا، حسبِ وَصیَّت ان کی قَبر کے پاس کم وبیش بارہ گھنٹے تک اسلامی بھائیوں نے ''اجتماعِ ذکر ونعت'' جاری رکھا۔ وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل، 6 جُمادَی الآخِرہ ۱۴۱۸ھ (7-10-97) کا واقعہ ہے کہ ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان عطاری کا جنازہ اُسی قبرِستان میں لایا گیا، کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد

اِحسان عطّاری علیہ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کی قَبْــــر پر فاتحہ کے لیے آئے تو یہ منظر دیکھ کر اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ قبر کی ایک جانب بَہُت بڑا اِشگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد اِحسان عطّاری سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اَوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔ آناًفاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک لوگ محمد اِحسان عطاری علیہ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کے کفن میں لپٹے ہوئے تر و تازہ لاشے کی زیارت کرتے رہے۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں غَلَط فَہمیوں کا شکار رہنے والے بعض اَفراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم فضل و کرم کا کُھلی آنکھوں سے مُشاہَدہ کر کے تَحسین و آفرین پکار اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے مُحِب بن گئے۔

جو اپنی زندَگی میں سنّتیں اُن کی سجاتے ہیں
خدا و مصطَفٰی اپنا انہیں پیارا بناتے ہیں

شہیدِ دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کوئی نیا واقِعہ نہیں شاید آپ کو یاد ہو گا کہ 25 رَجَبُ المُرَجَّب ۱۴۱۶؁ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں سنّتوں کے ادنیٰ خادِم سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ کی جان لینے کی کوشِش کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے دو مبلِّغین حاجی اُحُد رضا عطّاری اور محمد سجّاد عطّاری رَحِمَھُمَا اللہُ البَاری شہید ہوئے تھے۔ تقریباً آٹھ ماہ کے بعد

مرکزُ الاولیاء میں ہونے والی شدید بارِشوں کے نتیجے میں **شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحُد رضاعطّاری** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ البارِی کی قبر مُنْہَدِم ہوگئی تھی، جب مجبوراً قبر کُشائی کی گئی تو ان کی لاش بِالکل تَر وتازہ برآمد ہوئی اور کئی لوگوں کی حاضِری میں شہیدِ دعوتِ اسلامی کو دوسری قَبر میں منتَقِل کیا گیا تھا۔ آخر میں میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ **دعوت اسلامی** میں کوئی ممبر شپ نہیں ہے، آپ اپنے یہاں ہونے والے ''دعوتِ اسلامی'' کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر فرمایا کریں، سبھی کو چاہئے کہ اپنے اپنے شُعبے میں خوب سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹائیں اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری **سنت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ **(اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)**

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

''بچّے کا عقیقہ کرنا سنّتِ مبارَکہ ہے'' کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے عقیقے کے 25 مَدَنی پھول

❁ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ''لڑکا اپنے عقیقے میں گروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔'' (تِرمِذی ج ۳ ص ۱۷۷ حدیث ۱۵۲۷) گروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نفع حاصِل نہ ہوگا جب تک **عقیقہ** نہ کیا جائے اور بعض (مُحدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو ونُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابَستہ ہیں (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۴) ❁ بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو **عقیقہ** کہتے ہیں (ایضاً ص ۳۵۵) ❁ جب بچہ پیدا ہو تو مُستحب یہ ہے کہ اُس کے کان میں اَذان و اِقامت کہی جائے۔ اذان کہنے سے اِن شاءَ اللّٰہ تعالٰی بلائیں دُور ہو جائیں گی ❁ بہتر یہ ہے کہ دہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اَذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) میں تین مرتبہ اِقامت کہی جائے ❁ بَہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اَذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اِقامت کہی جائے ❁ ساتویں دن اُس کا نام رکھا جائے اور اُس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وَقت **عقیقہ** کیا جائے۔ اور بالوں کو وَزن کر کے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے (ایضاً ص ۳۵۵) ❁ لڑکے کے **عقیقے** میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے **عقیقے** میں

بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں (ایضاً ص ٣٥٧) ❁ (بیٹے کیلئے دو کی) اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے (فتاوٰی رضویہ ج٢٠ص ٥٨٦) ❁ قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہوسکتی ہے ❁ عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنّتِ مستحبّہ (مُس۔تَ۔حَبْ۔بَہ) ہے، (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے (اسلامی زندگی ص٢٧) ❁ بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا **عقیقہ** نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ **عَقیقہ** آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں جس بچّے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذْر باوَصفِ اسْتِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا **عقیقہ** نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا (فتاوٰی رضویہ ج٢٠ص ٥٩٦) ❁ عقیقہ ولادت کے ساتویں روز **سنّت** ہے اور یہی افضل ہے، ورنہ **چودھویں**، ورنہ **اکیّسویں** دن۔ (ایضاً ص ٥٨٦) اور ❁ اگر **ساتویں** دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں، **سنّت** ادا ہو جائے گی (بہارِ شریعت ج٣ص ٣٥٦) ❁ جس کا **عقیقہ** نہ ہوا ہو وہ جوانی، بُڑھاپے میں بھی اپنا **عقیقہ** کرسکتا ہے (فتاوٰی رضویہ ج٢٠ص ٥٨٨) **جیسا کہ** رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نُبُوَّت کے بعد خود اپنا **عقیقہ** کیا (مُصَنَّف عبد الرزاق ج ٤ ص ٢٥٤ حدیث ٧٤ ٢١) ❁ **بعض** (عُلمائے کرام) نے یہ کہا کہ **ساتویں** یا **چودھویں** یا **اکیّسویں** دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں اُس سے ایک

دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ **ساتواں** ہوگا، مَثَلاً جُمُعہ کو پیدا ہوا تو (زندگی کی ہر) جُمعرات (اُس کا) **ساتواں** دن ہے۔(بہارِ شریعت ج۳ ص۳۵۶) اگر ولادت کا دن یاد نہ ہو تو جب چاہیں کر لیجئے ۞ بچّے کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے(ایضاً ۳۵۷) ۞ بہتر یہ ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈّی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈّیوں پر سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچّے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈّی توڑ کر گوشت بنایا جائے اِس میں بھی حَرَج نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچّے کے اَخلاق اچّھے ہونے کی فال ہے۔(ایضاً) **میٹھا گوشت بنانے کے دو طریقے:**

﴿۱﴾ ایک کلو گوشت، آدھا کلو میٹھا دَہی، سات دانے چھوٹی الائچی، 50 گرام بادام، حسبِ ضَرورت گھی یا تیل سب ملا کر پکا لیجئے، پکنے کے بعد ضَرورت کے مطابِق چاشنی ڈالئے۔ زینت(یعنی خوبصورتی) کیلئے گاجر کے باریک ریشے بنا کر نیز کشمش وغیرہ بھی ڈالے جا سکتے ہیں ﴿۲﴾ ایک کلو گوشت میں آدھا کلو چُقندر ڈال کر حسبِ معمول پکا لیجئے ۞ عوام میں یہ بَہُت مشہور ہے کہ عقیقے کا گوشت بچّے کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ مَحض غَلَط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں (ایضاً) ۞ اس کی کھال کا وُہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صَرْف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرَسے میں صَرْف کرے(ایضاً) ۞ عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشت فُقَرا اور عزیز و قریب دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں (بہارِ شریعت

ج۳ص۳۵۷) ۞ (عقیقے کا گوشت) چِیل ، کوّوں کو کھلانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا ، یہ (یعنی چِیل ، کوّے) فاسِق ہیں (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ص۵۹۰) ۞ **عقیقہ** شکرِ ولادت ہے لہٰذا مرنے کے بعد عقیقہ نہیں ہوسکتا ۞ لڑکے کے عقیقے میں کہ باپ ذَبْح کرے دُعا یوں پڑھے: **اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ ط بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ۔**[1] فُلان کی جگہ بیٹے کا جو نام رکھتا ہو لے بیٹی ہو تو دونوں جگہ اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ اور پانچوں جگہ ''ہٖ'' کی جگہ ''ھَا'' کہے اور دوسرا شخص ذَبْح کرے تو دونوں جگہ اِبْنِیْ فُلَاں یا بِنْتِی فُلَاں کی جگہ فُلَانُ ابْنِ فُلَاں یا فُلَانَہ بَنْتِ فُلَاں کہے۔ بچے کی اُس کے باپ اور لڑکی کی اُس کی ماں کی طرف نسبت کرے (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۸۵) ۞ اگر دُعا یاد نہ ہو تو بِغیر دُعا پڑھے دل میں یہ خیال کر کے کہ فُلاں لڑکے یا فُلانی لڑکی کا عقیقہ ہے، **بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ** پڑھ کر ذَبْح کر دے **عقیقہ** ہو جائے گا، عقیقے کے لئے دُعا پڑھنا ضَروری نہیں (جنّتی زیور ص۳۲۳) ۞ آج کل عُموماً عقیقے کے لیے دعوت کا اِہتمام کر کے عزیز واَقارِب کو بُلایا جاتا ہے جو کہ اچھا عمل ہے اور شرکت کرنے والے بچّے کے لیے تحفے لاتے ہیں یہ بھی عُمدہ کام ہے۔ البتّہ یہاں کچھ تفصیل ہے: اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لائے تو بعض اوقات میزبان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کرنے کے گناہوں میں پڑتے ہیں، تو جہاں یقینی طور پر یا

مـــدینـــہ

[1] ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے فُلاں بیٹے کا عقیقہ ہے اِس کا خون اُس کے خون، اِس کا گوشت اُس کے گوشت اِس کی ہڈّی اُس کی ہڈّی، اِس کا چمڑا اُس کے چمڑے اور اس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں، اے اللہ! اِس کو میرے بیٹے کے لئے جہنّم کی آگ سے فِدیہ بنا دے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

ظنِّ غالِب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہئے کہ بِغیر مجبوری کے نہ جائے، ضَرورتاً جائے اور تحفہ لے جائے تو حَرَج نہیں، البتّہ میزبان نے اِس نیّت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا یا بطورِ خاص نیّت تو نہیں مگر اِس (میزبان) کا ایسا بُرا معمول ہے تو جہاں اِسے (یعنی میزبان کو) غالِب گمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی (میزبان کے) شَر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے اور یہ تحفہ اِس کے حق میں رشوت ہے۔ ہاں اگر بُرائی بیان کرنے کی نیّت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا بُرا معمول ہو تو تحفہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) **312** صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صفحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فہرس

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
ترمِذی	دارالفکر بیروت	اِبن عساکر	دارالفکر بیروت
مسند اِمام احمد	دارالفکر بیروت	ہدایہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مُصنَّف عبدالرزاق	دارالکتب العلمیہ	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیہ
فردوس الاخبار	دارالکتاب العربی بیروت	بحر الدموع	مکتبۃ دار الفجر
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیہ	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تاریخِ بغداد	دارالکتب العلمیہ	جنّتی زیور	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ






